REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۰

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# روزنامہ الفضل ربوہ

یوم چہار شنبہ ۷ جمادی الاول ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۷/۱۲ | ۱۹ نبوت ۱۳۳۷ ہش ۱۹ نومبر ۱۹۵۸ء | نمبر ۲۶۷

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۸ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کوئی تازہ اطلاع نہیں مل سکی۔ پچھلے دنوں حضور کی طبیعت نقرس کی وجہ سے ناساز رہی ہے احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

## سوڈان میں کمانڈر انچیف نے سارے اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لئے

### آئین منسوخ۔ پارلیمنٹ معطل۔ سیاسی جماعتیں توڑ دی گئیں۔

خرطوم ۱۸ نومبر۔ کل سوڈان میں فوج نے حکومت کا تختہ الٹ دیا۔ اور سارے اختیارات حکومت سوڈانی افواج کے کمانڈر انچیف جنرل ابراہیم عبود نے اپنے ہاتھ میں لے لئے۔ جنرل عبود نے حکومت سنبھالتے ہی ملک میں حالت محاصرہ کا اعلان کر دیا ہے۔ عارضی آئین کو معطل کر دیا ہے۔ تمام سیاسی پارٹیاں توڑ دی ہیں۔ اخبارات کی اشاعت ممنوع قرار دے دی ہے۔ اور جلسوں اور وعظ ہردوں پر پابندی لگا دی ہے۔

سوڈان ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ سارے ملک میں حالات پرسکون ہیں۔

یہ انقلاب نصف شب سے کچھ دیر بعد اس وقت ہوا۔ جب وزیر اعظم عبداللہ الخلیل نے سوڈان اور مصر کے دیرینہ تعلقات ختم کرنے کی خاطر صدر ناصر سے بات چیت کے لئے تھوڑی ہی دیر بعد قاہرہ جانے کا پروگرام تیار کیا تھا۔ گزشتہ ہفتے انہوں نے ملک کی ساری سیاسی پارٹیوں پر مشتمل مخلوط حکومت قائم کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اپوزیشن لیڈر سید اسمٰعیل الازہری نے اس میں شرکت سے انکار کر دیا تھا۔ مسٹر الازہری بھی پچھلے ہی ہفتے قاہرہ گئے تھے۔ جہاں انہوں نے صدر ناصر سے بات چیت کی تھی — جنرل ابراہیم عبود نے آج جو اعلان جاری کیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ ملک میں سیاسی پارٹیوں کی ہوس اقتدار نے ملک کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا تھا۔ اس لئے فوج نے ملک کو بدعنوانی اور ابتری سے بچانے کے لئے کارروائی کی ہے۔

جنرل عبود کی طرف سے انقلاب حکومت کے بعد جو اعلان کیا گیا ہے اس میں کہا گیا ہے۔ اس انقلاب کے راہنما یہ چاہتے ہیں کہ سوڈانی عوام دوسروں کے ساتھ پرامن طور پر مل جل کر رہیں۔ ان کے دل میں کسی کے لئے دشمنی کے جذبات موجود نہیں۔ وہ ملک سے بدعنوانی کے خاتمہ اور ملک کے وقار کی بحالی کے داعی ہیں۔ ہماری کوشش یہ ہو گی۔ کہ صدر ناصر کی متحدہ عرب جمہوریہ سے ہمارے تعلقات بہتر ہو جائیں اور سارے مسائل حل ہو جائیں ؛ (باقی صفحہ ۸ پر)

## امریکی برّی فوج اگلے ماہ چاند پر راکٹ پھینکے گی

### "ہماری کامیابی کے امکانات پچاس فیصد ہیں" (ٹروڈو)

واشنگٹن ۱۸ نومبر۔ امریکی بری فوج کے شعبہ تحقیقات کے سربراہ جنرل آرتھر ٹروڈو نے امکان ظاہر کیا ہے۔ کہ بری فوج کے سائنسدان اگلے ماہ چاند تک راکٹ بھیجنے کی کوشش کریں گے۔ جنرل ٹروڈو نے کہا کہ ہماری کامیابی کے امکانات پچاس فیصد ہیں۔

جنرل آرتھر ٹروڈو نے مزید کہا عین ممکن ہے۔ کہ بری فوج کا راکٹ سیدھا چاند کی سطح سے جا ٹکرائے۔ یاد رہے کہ اس سے پہلے امریکی فضائی فوج چاند تک راکٹ بھیجنے کی تین ناکام کوششیں کر چکی ہے اور اس وقت ان راکٹوں کی کامیابی کے امکانات کا تخمینہ چار سے دس فیصد تک کیا گیا تھا بری فوج کی طرف سے چاند تک راکٹ بھیجنے کی پہلی کوشش کا مقصد یہ ہو گا۔ کہ زمین اور چاند کے مقناطیسی میدان کا مطالعہ اور پیمائش کی جائے۔ اس کے علاوہ یہ راکٹ تابکاری کی شدت اور زمین چاند اور سورج کی کشش ثقل کے اثرات کا بھی جائزہ لے گا ؛

## سرگودھا میں پانچ لاکھ من گندم کی فراہمی

سرگودھا ۱۸ نومبر۔ سرکاری ذرائع کے مطابق مقامی محکمہ خوراک نے پانچ لاکھ من سے زائد گندم خریدی ہے۔ گندم کی خریداری کی یہ مہم گزشتہ اپریل میں جاری کی گئی تھی۔ مارشل لاء کے نفاذ کے بعد ضلع کے بڑے بڑے زمینداروں نے رضاکارانہ طور پر ۹۷ ہزار چار سو چالیس من گندم کا اعلان کیا ہے۔ محکمہ خوراک کے حکام نے گندم کی خرید کا کام ختم کر دیا ہے زمینداروں نے گندم کے علاوہ ۱۲۰۰۰ ہزار ۲۴۳ من چاول ۵۹ ہزار ۹۵۹ من چنے اور ۵۸ ہزار ایک سو بارہ من دالوں کا بھی اعلان کیا ہے ؛

## فرانس میں خام لوہے کی دریافت

پیرس ۱۸ نومبر۔ اطلاع ملی ہے کہ جنوب مغربی فرانس میں پائرینز کے مقام پر خام لوہے کے بھاری ذخائر ملے ہیں۔ ان ذخائر کا اندازہ ۴۲ لاکھ کیوبک میٹر تک لگایا جاتا ہے۔ اس کی دریافت کا سہرا ایک فرانسیسی انجینئر کے سر ہے ؛

## ولادت باسعادت

یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت سے سنی جائیگی کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۶/۱۷ نومبر کی درمیانی شب صاحبزادی امۃ المتین بیگم صاحبہ سلمہا اللہ اور مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا نواسہ اور حضرت سید محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ کا پوتا ہے — ادارہ الفضل اس تقریب سعید کے موقعہ پر حضور ایدہ اللہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد اور خاندان حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے حضور دست بدعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز بخشے۔ اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی ورثہ سے حصہ وافر عطا فرمائے

آمین اللّٰھم آمین

## لبنان سے اقوام متحدہ کے مبصروں کی واپسی

بیروت ۱۸ نومبر۔ اقوام متحدہ کے مبصروں کی جماعت کی طرف سے یہ رائے ظاہر کی گئی ہے۔ کہ اب اس ملک میں اقوام متحدہ کے مبصروں کی موجودگی کا کوئی جواز نظر نہیں آتا۔ متذکرہ رائے کا اظہار اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمر شولڈ کے نام مبصروں کی پانچویں اور غالباً آخری رپورٹ میں کیا گیا ہے ؛

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۵۸ء

# رویا اور کشوف

انصار اللہ کے گزشتہ اجتماع میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ :-

"پس آپ کا نام انصار اللہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ جہاں تک ہو سکے آپ دین کی خدمت کی طرف توجہ کریں۔ اور یہ توجہ مالی لحاظ سے بھی ہوتی ہے۔ اور دینی لحاظ سے بھی ہوتی ہے۔ دینی لحاظ سے بھی آپ لوگوں کا فرض ہے کہ عبادت میں زیادہ سے زیادہ وقت صرف کریں۔ اور دین کا چرچا زیادہ سے زیادہ کریں۔ تا آپ کو دیکھ کر آپ کی اولاد میں بھی نیکی پیدا ہو جائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قرآن کریم میں یہی خوبی بیان کی گئی ہے۔ کہ آپ اپنے اہل و عیال کو ہمیشہ نماز وغیرہ کی تلقین کرتے رہتے تھے یہی اصل خدمت آپ لوگوں کی ہے۔ آپ خود بھی نماز اور ذکر الٰہی کی طرف توجہ کریں۔ اور اپنی اولادوں کو بھی نماز اور ذکر الٰہی کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔ جب تک جماعت میں یہ روح پیدا رہے۔ اور لوگوں کے ساتھ خدا تعالےٰ کے فرشتوں کا تعلق قائم رہے۔ اور اپنے اپنے درجہ کے مطابق کلام الٰہی ان پر نازل ہوتا رہے۔ اسی وقت تک جماعت زندہ رہتی ہے۔ کیونکہ اس میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کی آواز سنکر اسے لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ اور جب یہ چیز مٹ جاتی ہے۔ اور لوگ خدا تعالےٰ سے بے تعلق ہو جاتے ہیں۔ تو اس وقت قومیں بھی مرنے لگ جاتی ہیں۔ پس آپ لوگوں کو ہمیشہ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور اپنی اولادوں کو بھی ذکر الٰہی کی تلقین کرتے رہنا چاہیئے۔ اور اگر کوئی بشارت آپ پر نازل ہو۔ تو ڈرنا نہیں چاہیئے۔ اسے اخبار میں اشاعت کے لئے بھجدینا چاہیئے۔ اصل میں تو یہ انبیاء کا ہی کام ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنی رویا و کشوف کو شائع کریں۔ لیکن انبیاء اور غیر انبیاء میں یہ فرق ہوتا ہے۔ کہ انبیاء میں تحدی پائی جاتی ہے۔ اور غیر انبیاء میں تحدی نہیں پائی جاتی۔ غیر انبیاء کے لئے یہی حکم ہے کہ وہ انکسار کے مقام کو قائم رکھیں۔ اور بے شک خدا تعالےٰ کی تازہ وحی کی جو بارش ان پر نازل ہو اس کا لوگوں کے سامنے ذکر کریں۔ لیکن لوگوں کو یہ نہ کہیں کہ تم ہماری بات ضرور مانو۔ ہاں نبی کا یہ کام ہوتا ہے۔ کہ وہ لوگوں سے کہے کہ تم میری باتیں نہ مانو گے تو تمہیں سزا ملے گی۔ لیکن غیر نبی کا یہ کام ہوتا ہے کہ وہ ایمان کی زیادتی کے لئے خواب بیان کر دیتا ہے۔ لیکن وہ کسی سے یہ نہیں کہتا کہ تم میری بات ضرور مانو۔ وہ سمجھتا ہے کہ جب میں غیر نبی ہوں تو اگر خدا تعالےٰ میری بات کسی سے منوانی ہے تو وہ خود بخود اس کے لئے کوئی صورت پیدا کر دیگا مجھے اس پر زور دینے کی ضرورت نہیں۔ لیکن نبی اپنا حق سمجھتا ہے۔ کہ وہ وحی پر زور دے کیونکہ وہ یقین رکھتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اس سے ایسے رنگ میں کلام کرتا ہے۔ جس رنگ میں وہ کسی اور سے نہیں کرتا۔ اس لئے اگر کوئی شخص میری بات نہیں مانے گا۔ تو اس کو سزا ملے گی۔ اور اسی وجہ سے وہ تحدی کرتا ہے۔ لیکن دوسرا شخص ایسا نہیں کر سکتا پس جس شخص کو کوئی رویا یا کشف ہو۔ اسے وہ کشف یا رویا اخبار میں چھپوانے کے لئے بھجدینا چاہیئے۔" (الفضل ۱۹/۱۱/۵۸)

اس میں حضور نے نبی اور غیر نبی کے رویا اور کشوف میں فرق بیان فرمایا ہے اور بتایا ہے۔ کہ نبی کو جو علم اس طرح حاصل ہوتا ہے وہ اصولی حیثیت رکھتا ہے۔ اور اس میں تحدی ہوتی ہے۔ یعنی اللہ تعالےٰ نبی کو اس کے لئے مامور کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ سے علم پا کر اسکو دوسروں تک پہنچائے۔ کیونکہ اس میں اجتماعی مفاد کے لئے ہدایات ہوتی ہیں۔ لیکن ایک غیر نبی کے رویا و کشوف اس کے ذاتی مفاد سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور اسکے تعلق باللہ کو ظاہر کرتے ہیں۔ اور جیسا کہ حضور نے بتایا ان کی اشاعت سے جماعتی فائدہ یہ ہوتا ہے۔ کہ دوسرے لوگ بھی اللہ تعالےٰ سے زیادہ سے زیادہ تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور ان کے ازدیاد تقوےٰ کا باعث ہوتا ہے۔ جس کا جتنا اللہ تعالےٰ سے تعلق ہوتا ہے۔ اتنا ہی اللہ تعالےٰ اسکو بشارات سے سرفراز کرتا ہے۔ جو اس کے ازدیاد ایمان و تقوےٰ کا باعث ہوتی ہیں۔

اس ضمن میں ہمیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ آپ کی معرکۃ الآرا تصنیف حقیقۃ الوحی میں رویا و کشوف کا نہایت مفصل ذکر کیا گیا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے مندرجہ بالا اقتباس سے اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے۔ کہ مومنوں کو اپنی بشارات کا تذکرہ کیوں کرنا چاہیئے۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ فخر و مباہات کے لئے ذکر کیا جائے۔ یا انہیں اس غرض کے لئے شائع کیا جائے بلکہ جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے۔ اس سے یہ غرض ہے کہ قوم میں "ذکر الٰہی" کا زیادہ سے زیادہ شوق پیدا ہو۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں :-

"پس آپ لوگوں کو ہمیشہ خدا تعالےٰ کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور اپنی اولادوں کو بھی ذکر الٰہی کی تلقین کرتے رہنا چاہیئے۔ اور اگر کوئی بشارت آپ پر نازل ہو۔ تو ڈرنا نہیں چاہیئے۔ اسے اخبار میں اشاعت کے لئے بھجدینا چاہیئے۔"

اس سے ظاہر ہے کہ یہاں ان لوگوں کی بشارات کا ذکر ہے۔ جو زیادہ سے زیادہ ذکر الٰہی کرتے ہیں۔ اور تقوےٰ میں ترقی کرتے ہیں۔ ورنہ جیسا کہ مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی میں وضاحت فرمائی ہے۔ بعض بے دین لوگوں کو بھی سچی خوابیں آجاتی ہیں۔ ایسے لوگوں کی اکا دکا سچی خوابیں ان کے تقویٰ اللہ پر دلالت نہیں کرتیں۔ اور ان سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ البتہ اہل تقوےٰ اور دیندار لوگوں کی خوابیں اور بشارات ان کے تقوےٰ اور تعلق باللہ کی مظہر ہوتی ہیں۔ اور ان کے تذکرہ سے دوسروں میں ذکر الٰہی تقوےٰ اور تعلق باللہ میں ترقی کرنے کی نیک خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اور ان صفات میں جماعتی معیار بلند ہوتا ہے۔ جو دین کے کام کو آگے بڑھاتی ہیں۔

الغرض جس جماعت اور قوم میں ایسے لوگ زیادہ سے زیادہ ہوں گے۔ وہی قوم عند اللہ زیادہ سے زیادہ فلاح کی مستحق ٹھہرے گی۔ فہو المراد

ورنہ اپنے رویا و کشوف کی اشاعت جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے محض فخر و مباہات کے لئے نہیں ہونی چاہیئے۔ اصل چیز وہ نیت اور مفاد ہے۔ جس کے پیش نظر اشاعت کی جاتی ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے۔

"آپ خود بھی نماز اور ذکر الٰہی کی طرف توجہ کریں۔ اور اپنی اولادوں کو بھی نماز اور ذکر الٰہی کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔ جب تک جماعت میں یہ روح پیدا رہے اور لوگوں کو خدا تعالےٰ کے فرشتوں کے ساتھ تعلق قائم رہے اور اپنے اپنے درجہ کے مطابق ان پر کلام الٰہی نازل ہوتا رہے۔ اسی وقت تک جماعت زندہ رہتی ہے۔ کیونکہ اس میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو خدا تعالےٰ کی آواز سنکر اسے لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ اور جب یہ چیز مٹ جاتی ہے۔ تو اس وقت قومیں بھی مرنے لگ جاتی ہیں۔"

الغرض ایک زندہ اسلامی جماعت کی یہ نشانی ہے۔ کہ اس میں زیادہ سے زیادہ لوگ ذکر الٰہی کرنے والے ہوں۔ جن کا اللہ تعالےٰ کے فرشتوں کے ساتھ تعلق ہو۔ جو بشارات کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

## درخواست دعا

میری بھانجی عزیزہ خاور سلطانہ بنت مکرم ملک بشیر الحق خان صاحب لاہور بیمار رہتی ہے نیز میری ہمشیرہ امۃ السلام صاحبہ بنت مکرم حاجی نصیر الحق خان صاحب لاہور بھی بیمار ہیں۔ احباب ہر دو کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(شیخ شمس الحق ایسٹرن پرفیومری کمپنی ربوہ)

# کلام الٰہی کو سمجھنے کا ایک گُر

(رقم فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

کلام الٰہی کے متعلق یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئیے کہ سب اقسام کلام حقیقت ظاہر اور مجاز دونوں قسم کی عبارتوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ اس میں صرف حقیقت ظاہری پائی جاتی ہو۔ بلکہ جس طرح منام میں دیکھی گئی چیز تعبیر طلب ہوتی ہے۔ اس طرح وہ کلام بھی جو اللہ تعالیٰ اپنے بندہ پر نازل فرماتا ہے۔ اس میں مجاز اور استعارات پائے جاتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ منام میں جو نظارہ دیکھا جائے وہ اکثر تعبیر طلب ہوتا ہے لیکن الفاظ کی صورت میں جو کلام نازل ہوتا ہے اس میں سے بعض تاویل طلب ہوتا ہے بعض لوگوں کے ذہن میں یہ بات مرکوز ہوتی ہے۔ کہ کلام کی تاویل نہیں کی جا سکتی۔ بلکہ ہمیشہ اس کے ظاہری معنوں کے لحاظ سے ہی دیکھا جا سکتا ہے۔ اگر تاویل کی جائے تو پھر تو کوئی ٹھکانہ ہی نہ رہا۔ یہ ایسی عقل کے خلاف بات ہے کہ اسے سن کر حیرت آتی ہے آخر دنیا میں عام بول چال جو روزانہ بیداری کی حالت میں کی جاتی ہے اس میں مجاز استعمال ہوتا ہے یا نہیں ہوتا اور پھر ان باتوں کے بعد دنیا میں کوئی ٹھکانہ ہے یا نہیں ہم تو دیکھتے ہیں کہ دنیا میں جو باتیں کی جاتی ہیں ان میں استعارات بھی ہوتے ہیں۔ ان میں مجاز بھی ہوتا ہے اور کوئی شخص یہ نہیں کہتا کہ اگر کلام میں مجاز استعمال کیا گیا تو دنیا میں کوئی ٹھکانہ نہیں رہے گا۔ غالبؔ کا کلام بھی پڑھ لیا جائے۔ ذوقؔ کے کلام کو دیکھ لیا جائے۔ وہ مجاز اور استعارے استعمال کرتے ہیں یا نہیں۔ اور کیا ان کے کلام کے بعد دنیا میں کوئی ٹھکانہ رہتا ہے۔ یا نہیں۔ ہم تو دیکھتے ہیں۔ بڑے بڑے ادیب اور بڑے بڑے شاعر روزانہ مجاز اور استعارے اپنے کلام میں استعمال کرتے ہیں اور کوئی شخص ان کے اس طریق پر اعتراض نہیں کرتا۔ اگر ان کے کلام کے بعد دنیا میں ٹھکانہ قائم رہتا ہے۔ تو کیا خدا تعالیٰ کا کلام ہی ایک ایسی چیز ہے۔ کہ اگر اس میں مجاز یا استعارہ آ جائے تو دنیا میں کوئی ٹھکانہ نہیں رہتا؟ اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ معترضین خدا تعالیٰ کے کلام کو اتنی خوبیوں کا حامل بھی نہیں سمجھتے جتنی خوبیاں ان کے نزدیک انسانی کلام میں موجود ہونی چاہئیں۔ خدا تعالیٰ اپنے کلام میں مجاز اور استعارہ استعمال کرے۔ تو انہیں اعتراض سوجھ جاتا ہے لیکن اگر بڑے بڑے ادیبوں کے کلام میں مجاز اور استعارہ استعمال ہوں۔ تو اس وقت خوش ہوتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ بڑا فصیح کلام ہے۔ وہ یہ نہیں کہتے کہ مجاز اور استعارہ استعمال کر لیا گیا ہے۔ تو پھر تو کلام کا اعتبار اٹھ گیا ہے۔ وہ یہ بھی نہیں کہتے کہ مجاز اور استعارہ کے استعمال کی وجہ سے زبان بگڑ گئی ہے۔ بلکہ وہ اس کلام سے مزہ اٹھاتے ہیں اس کی بلاغت کی تعریف کرتے ہیں اور اسے سارے کلام پر ترجیح دیتے ہیں۔ آخر غالبؔ کو دوسروں پر کیا فوقیت حاصل ہے۔ یا ذوقؔ کو دوسروں پر کیا فوقیت حاصل ہے؟ یہی کہ وہ مجاز اور استعارہ میں حقیقت کو بیان کرتے ہیں اور لوگ سن کر کہتے ہیں کہ غالبؔ اور ذوقؔ نے کمال کر دیا۔ مگر یہ عجیب بات ہے کہ جسے عام کلام میں اعلیٰ درجے کا کمال سمجھا جاتا ہے۔ وہ کلام اگر کلام الٰہی میں آ جائے تو کہتے ہیں۔ کہ پھر تو کوئی ٹھکانہ ہی نہ رہا۔ جب عام بول چال جو بیداری میں کی جاتی ہے اس میں بھی مجاز کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ تو پھر وحی میں کیوں نہ ہو؟ استعارہ اور مجاز تو بلاغت کی جان ہوتے ہیں۔ کلام الٰہی ان کے برمحل استعمال سے کیوں محروم ہو؟ ہاں جس طرح انسانی بول چال میں مجاز اور استعارہ کے باوجود غلطی سے بچنے کے ذرائع موجود ہیں۔ ایسے ہی ذرائع کلام الٰہی کو بھی حاصل ہیں۔ ان کی موجودگی میں عقلمند کو دھوکا نہیں لگ سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ جو ذرائع انسانی کلام میں غلطی سے محفوظ رہنے کے لئے اختیار کئے جاتے ہیں۔ وہی کلام الٰہی کے لئے بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔ آخر یہ صاف بات ہے کہ جب مجاز استعمال کیا جائے گا تو لازماً کوئی نہ کوئی قرینہ ہوگا۔ قرینہ کے بغیر اگر مجاز استعمال ہونے لگے تو پھر بے شک دنیا میں اندھیر پڑ جائے مثلاً اگر میں کہوں کہ کل فلاں وفات یافتہ شخص میرے پاس آئے تو انہوں نے مجھے یوں کہا تو چونکہ وہ صاحب فوت شدہ ہونگے اس لئے یہ بات حقیقت پر مشتمل نہیں سمجھی جائیگی۔ لیکن اگر میں کہوں کہ کل فلاں صاحب (جو زندہ ہوں) میرے پاس آئے یہ بات سن کر بعض لوگ جھگڑا شروع کر دیں گے۔ ایک کہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ خواب میں آئے۔ دوسرا کہے کہ نہیں ظاہر میں آئے تو یہ بیوقوفی ہوگی کیونکہ پہلے قول میں یہ قرینہ موجود تھا۔ جن صاحب کا ذکر تھا۔ وہ فوت ہو چکے ہیں اور وہ بہرحال خواب ہی میں آ سکتے ہیں۔ ظاہر میں نہیں۔ لیکن دوسرے قول میں یہ قرینہ نہیں۔ پس مجاز اور استعارہ جب بھی کلام میں استعمال کیا جائے گا اس کیلئے قرائن کا ہونا ضروری ہوگا۔ تاکہ ہر شخص سمجھ سکے کہ جو بات بیان کی جا رہی ہے وہ کلام حقیقت ہے یا کلام مجاز لیکن بہرحال دنیا میں ہمیشہ مجاز اور استعارات استعمال کئے جاتے ہیں اور بجائے اس کے کہ لوگوں پر استعمالات کی وجہ سے کسی کلام کا سمجھنا مشتبہ ہو جائے وہ ایسے کلام سے نہایت لطف اٹھاتے اور استعارات کو فصاحت کی جان قرار دیتے ہیں۔ پس جس طرح مجاز اور استعارہ انسانی کلام میں چار چاند لگا دیا کرتا ہے اسی طرح کلام الٰہی کلام میں بھی مجاز اور استعارات کا استعمال اس کے حسن کو دوبالا کر دیتے اور اس کی شان کو کہیں سے کہیں پہنچا دیتے ہیں۔ پس یہ بالکل غلط خیال ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے کلام میں مجاز اور استعارہ نہیں ہوتا۔ یا مجاز اور استعارہ کے استعمال سے حقیقت چھپ جاتی ہے۔ مجاز اور استعارہ کیلئے دنیا میں کچھ قواعد مقرر ہیں۔ جو بندوں کے کلام پر بھی چسپاں ہو سکتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے کلام پر بھی۔ اگر ان قواعد کے مطابق مجاز و استعارہ کا استعمال بتایا جائے گا۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ وہ معنے درست ہیں۔ اگر ان کے معنے خلاف کئے جائیں گے تو ان معنوں کو غلط قرار دیا جائے گا شبہ پیدا ہونے کا کوئی سوال ہی نہیں +

(مرسلہ طاہر احمد خاں صاحب)

## کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

### اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید اور اسلام کی حفاظت کا وعدہ پورا کر دکھایا

یہ خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمانیت کا تقاضا ہے کہ اس نے دنیا میں اپنے نبی بھیجے۔ عقلمند وہ ہے جو نبی کو شناخت کرتا ہے۔ کیونکہ وہ خدا کو شناخت کرتا ہے۔ اور بیوقوف وہ ہے جو نبی کا انکار کرتا ہے۔ کیونکہ نبوت کا انکار الوہیت کے انکار کو مستلزم ہے۔ اور جو ولی کو شناخت کرتا ہے وہ نبی کو شناخت کرتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ نبی الوہیت کے لئے بطور ایک میخ آہنی کے ہے۔ اور ولی نبی کے لئے۔ اب ذرا ٹھنڈے دل سے سوچو کہ اللہ تعالیٰ نے تیرہ سو سال پہلے اس سلسلہ کو دنیا میں ظاہر کیا اور آنحضرت صلعم کے ذریعے ظاہر کیا۔ لیکن آج تیرہ سو سال بعد اور اس وقت کہ چودھویں صدی کے بھی پندرہ سال گذر گئے۔ اس کو آریوں، برہموؤں، طبیعیوں اور دہریوں یا عیسائیوں کے سامنے بیان کرو تو وہ ہنس دیتے ہیں اور تمسخریں اڑا دیتے ہیں۔ ایسی مصیبت کے وقت میں کہ ایک طرف علوم جدیدہ کی روشنی۔ دوسری طرف طبیعیوں میں ایک خاص انقلاب پیدا ہو جانے کے بعد مختلف فرقوں اور مذہبوں کی کثرت ہے۔ ان امور کا پیش کرنا اور لوگوں سے منوانا بہت ہی پیچیدہ بات ہو گئی تھی۔ اور اسلام اور اس کی باتیں ایک قصہ کہانی سمجھی جانے لگی تھیں لیکن اللہ تعالیٰ نے جو نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون (پ۱۴) کا وعدہ دے کر قرآن اور اسلام کی حفاظت کا خود ذمہ دار ہوتا ہے مسلمانوں کو اس مصیبت سے بچا لیا اور فتنہ میں پڑنے نہ دیا۔ پس مبارک ہیں وہ لوگ جو اس سلسلہ کی قدر کرتے۔ اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں بات یہ ہے کہ اگر ثبوت نہ ملے۔ تو یہ بالکل ٹھیک ہے کہ جیسا انسانی طبائع کا خاصہ ہے کہ وہ بدظنی کی طرف جھٹ رجوع کر لیتی ہیں۔ تو اندرونی طور پر یہی لوگ ایک قصہ کہانی سمجھ کر قرآن اور اسلام سے دست بردار ہو جاتے مثلاً دیکھو اگر ایک گھر کا ہو تو باہر والا خواہ مخواہ خیال کریگا کہ اندر کوئی آدمی ضرور ہے مگر وہ جب دو چار دن تک دیکھتا ہو کہ اندر سے کوئی نہیں نکلا تو پھر اسکا خیال مبدل ہونا شروع ہوتا ہے۔ تو پھر بدو اندر جانے کے ہی وہ سمجھ لیتا ہے کہ اگر انسان ہوتا تو اسکو کھانے پینے کی ضرورت پڑتی اور وہ ضرور باہر آتا اگر نبوت کے انوار و برکات جو وحی و ولایت کے رنگ میں آتے ہیں۔ اس فلاسفی اور روشنی کے زمانہ میں ظاہر نہ ہوتے تو مسلمانوں کے بچے مسلمانوں کے گھر میں رہ کر اسلام اور قرآن کو ایک قصہ کہانی اور داستان سمجھ لیتے۔ اور اسلام سے انکو کوئی واسطہ اور تعلق نہ رہتا اسطرح پر گویا اسلام کو معدوم کرنے کا سلسلہ بندھ جاتا مگر نہیں اللہ تعالیٰ کی غیرت اس کا ایفائے وعدہ کا جوش کب ایسا ہونے دیتا تھا۔

(ملفوظات صفحہ ۹۱)

# پنجاب یونیورسٹی کے رجسٹرڈ گریجوایٹس سے ضروری التماس

(از صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج و فیلو پنجاب یونیورسٹی)

پنجاب یونیورسٹی کے رجسٹرڈ گریجوایٹس کو اس بات کا علم ہے کہ یونیورسٹی کے فیلوز کا انتخاب ہو رہا ہے۔ اس کے لئے تمام رجسٹرڈ گریجوایٹس کو یونیورسٹی کی طرف سے بیلٹ پیپرز پہنچ رہے ہیں۔ ہر ووٹر کو مقررہ تعداد میں ووٹ دینے کا حق ہوگا۔

تعلیم الاسلام کالج کے دو نہایت قابل تجربہ کار اور تعلیمی امور میں دلچسپی لینے والے اساتذہ بھی فیلوشپ کے لئے امیدوار ہیں۔ یعنی

(۱) مکرم چوہدری محمد علی صاحب ایم اے

(۲) مکرم خان نصیر احمد خانصاحب ایم ایس سی

ہر دو پروفیسر صاحبان اپنے تجربہ۔ علمی قابلیت۔ خداداد ذہانت اور بلند پایہ تعلیمی مشاغل کی وجہ سے یونیورسٹی کے علمی اور تعلیمی حلقوں میں متعارف ہیں۔ ہر دو نے اپنی زندگیاں قوم کی تعلیمی بہبود اور ترقی کے لئے صحیح معنوں میں وقف کی ہوئی ہیں۔ جامعہ پنجاب کے انتظامی معاملات میں ان کی یہ دلچسپی اور شغف ملک کے وسیع تر مقاصد کے حصول کیلئے ہے۔ نہ کہ کسی ذاتی غرض کی خاطر۔ اب جبکہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہمارے ملک میں مخلصانہ اور بے غرض تعمیری کاموں کے لئے فضا سازگار ہو رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسے بے لوث کام کرنیوالے لوگوں کو آگے آنے کا موقع دیا جانا چاہیئے اسلئے میں تمام رجسٹرڈ گریجوایٹس سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ ووٹ دیتے وقت مکرم چوہدری محمد علی صاحب ایم اے کو فرسٹ اور مکرم خان نصیر احمد خانصاحب ایم ایس سی کو سیکنڈ (Preference) ووٹ دیکر اس تعمیری کوشش میں حصہ لیں۔

# چندہ تحریک جدید کے متعلق احمدی جماعتوں کی مخلصانہ مساعی

## راولپنڈی

محترم امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے بذریعہ تار سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت اقدس میں تحریک جدید کے سال رواں کے لئے سات ہزار پانچ صد روپیہ کے وعدوں کی اطلاع بھجوائی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ حضور کی خدمت میں وعدوں کو پیش کیا گیا حضور نے دعا فرمائی۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے جماعت کو اشاعت اسلام کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانی کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

## لاہور

جماعت احمدیہ لاہور خدا کے فضل سے تحریک جدید سال رواں کے وعدوں کے حصول کے لئے خاص جدوجہد کر رہی ہے اور اس وقت تک کے آمدہ وعدوں سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ سال سے بڑھ کر احباب جماعت نے اپنے وعدے لکھوائے ہیں۔ اس وقت حلقہ سول لائن حلقہ نیلہ گنبد اور حلقہ دھرم پورہ کے وعدوں کی مجموعی رقم ۸/ ۶۰۳۸ روپیہ بنتی ہے۔ جبکہ گذشتہ سال ان ہر سہ حلقوں کے وعدوں کی رقم ۹/ ۵۰۳۲ روپے تھی۔ یقین ہے اس دفعہ لاہور خدا کے فضل اور مقامی عہدیداروں کی خاص مستعدی کی بدولت گذشتہ سال کی نسبت بہت بڑھ جائیگا۔ انشاء اللہ العزیز۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز

## سرگودھا

جماعت احمدیہ سرگودھا نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے اعلان برائے تحریک جدید سال رواں سے علم پاتے ہی وعدوں کی فہرست مکمل کرنے کے لئے فوری طور پر کارروائی شروع کر دی الحمد للہ کہ جماعت سرگودھا کے محترم جناب امیر صاحب کی طرف سے ۵/ ۳۰۳۴ روپیہ کی رقم کے وعدوں کی فہرست مل چکی ہے اور حضور کی خدمت میں دعا کی غرض سے پیش کی جاچکی ہے۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے اور مزید خدمت و قربانی کی توفیق دے آمین۔

## کوئٹہ

جماعت احمدیہ کوئٹہ نے تار کے ذریعہ سے اپنے وعدوں کی رقم کی قسط اول کی اطلاع بھجوائی تھی۔ مگر اب مکمل فہرست بھجواتے ہوئے ۱۲/ ۳۰۵۲ روپیہ وعدوں کی رقم سے اطلاع دی ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں دعا کی درخواست کے ساتھ جماعت کوئٹہ کے وعدہ کی اطلاع بھجوائی گئی۔ اللہ تعالےٰ جماعت کو اخلاص میں ترقی دے۔

آمین

# جلسہ سالانہ میں مہمان نوازی کیلئے والنٹیئرز

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ ر ستمبر [illegible] میں فرماتے ہیں:۔ "ابھی ربوہ کی آبادی اتنی نہیں کہ تمام والنٹیئرز صرف ربوہ سے ہی میسر آسکیں۔ اس لئے تمام جماعتوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی جماعت کے افراد میں سے ۲۵ فی صدی افراد کو والنٹیئرز کے طور پر پیش کریں۔ اور جلسہ سالانہ سے پہلے ہی انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے دفاتر میں ان کے نام بھجوا دیں اور جب جلسہ سالانہ پر وہ لوگ پہنچیں تو آتے ہی اُن لوگوں کو انصار اور خدام کے منتظمین کے سپرد کر دیں تاکہ وہ ربوہ والوں کے ساتھ مل کر آنیوالے مہمانوں کی خدمت کر سکیں"۔

زعماء انصار اللہ سے گذارش ہے کہ وہ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں نام دفتر مرکزیہ انصار اللہ میں بھجوا دیں

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر سے خط و کتابت کریں۔

# بیرونی فضا کے متعلق اہم معلومات

صدر آئزن ہاور کے سائنسی مشاورتی کمیشن کے صدر ڈاکٹر جیمز آر کلین نے ایک خصوصی ملاقات میں مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیئے ہیں:۔

— بیرونی فضا سے متعلق ایک قومی پروگرام شروع کئے گئے جاسکتے ہیں؟

— بیرونی فضا سے متعلق علم اور چھان بین سے دنیا کے عوام کیا فائدے حاصل کرنے کی امید کر سکتے ہیں؟

— وہ سائنسی قوانین اور حقائق اور فنی نکتے کیا ہیں۔ جن کی رہنمائی میں امریکہ بیرونی فضا سے متعلق اپنے ٹھوس اور امن پسندانہ پروگرام آگے بڑھا رہا ہے۔

سوال:۔ بیرونی فضا سے متعلق علم کی ترقی کو اتنی اہمیت اور دوسرے علوم پر فوقیت کیوں حاصل ہے اور یہ بظاہر ناگزیر کیوں معلوم ہوتی ہے؟

جواب:۔ اس کا سب سے پہلا سبب تو انسان کا ذوق جستجو اور اس کی یہ خواہش ہے کہ نامعلوم امور کا انکشاف کیا جائے اور وہ وہاں جا پہنچے جہاں اس سے پہلے کوئی نہ پہنچا ہو۔ انسان نے کرہ زمین کی سطح کے بڑے حصے کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں۔ اور اب اس نے اپنی توجہ بیرونی فضا کی طرف موڑ دی ہے۔

دوسرے بیرونی فضا سے متعلق علم کے حصول کا ایک مقصد دفاع ہے۔ ہم یہ یقین حاصل کرنا چاہتے ہیں کہ فضا کو ہمارے تحفظ میں خلل ڈالنے کے لئے استعمال نہیں کیا جائے گا اگر بیرونی فضا فوجی مقاصد کے لئے استعمال کی جاسکتی ہے تو ہمیں اس بات کے لئے بھی تیار رہنا چاہیئے کہ ہم انہیں اپنے دفاع کے لئے استعمال کر سکیں۔

تیسری یہ کہ بیرونی فضا کے علم میں ترقی قومی وقار کا باعث ہے۔ اگر اہل امریکہ اپنے آپ کو اس میدان میں مضبوط اور باہمت ثابت کریں تو اس سے دنیا میں امریکہ کا وقار بڑھے گا اور لوگ اس کی سائنسی، فنی، فوجی اور صنعتی طاقت پر زیادہ بھروسہ کر سکیں گے۔

چوتھے یہ کہ بیرونی فضا کا علم سائنسی مطالعے اور تجربات کے نئے مواقع فراہم کرتا ہے جن سے ہمارے علم میں اضافہ ہوگا اور ہم زمین نظام شمسی اور کائنات سے زیادہ بہتر طور پر واقف ہو سکیں گے۔

بیرونی فضا سے متعلق امریکہ کا پروگرام متعین کرنے میں مندرجہ بالا چاروں باتوں کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔

سوال۔ بیرونی فضا سے متعلق علم کے میدان میں امریکہ جو جدوجہد کر رہا ہے اس میں امریکی فوج کا کیا حصہ ہے؟

جواب۔ درحقیقت فوج ہی کی اس کوشش سے کہ دور دراز فاصلوں تک مار کرنے والے راکٹ بنائے جائیں۔ ہمیں وہ نئے اور طاقتور آلات حاصل ہو گئے ہیں جن کی مدد سے مصنوعی سیاروں کو ان کی راہ پر قائم کیا جاسکتا ہے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں انسان اس قابل ہو جائے گا کہ وہ چاند اور زمین کے سیاروں کا کھوج لگانے کے لئے راکٹ چھوڑ سکے۔ اس طرح وہ جدوجہد جو ابتداء میں بالکلیہ ایک فوجی کوشش تھی۔ انکشاف کے اس نئے اور حیرت انگیز دور کا آغاز ثابت ہوئی جس کے بارے میں دس سال پیشتر تک بھی بہت کم لوگوں کو خیال ہوا ہوگا کہ یہ دور اسی صدی میں شروع ہو جائے گا۔

سوال۔ مصنوعی سیارے بیرونی فضا میں کس طرح قائم رہتے ہیں؟

جواب:۔ مصنوعی سیاروں اور فضائی پرواز سے متعلق بنیادی قوانین بجائے خود بڑے حیرت انگیز ہیں گو سائنسدان ان قوانین کے نیوٹن کے زمانے سے ہی واقف تھے۔ لیکن ایک عام آدمی کے لئے یہ بات بھی حیران کن ہے۔ ہمارے بچے البتہ انہیں اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔

یہ تو ہم سب جانتے ہیں کہ کوئی چیز مثلاً ایک پتھر جتنا زیادہ زور سے پھینکا جائے گا، تو زمین پر گرنے سے پہلے وہ اتنا ہی فاصلہ طے کرے گا۔ اگر آپ یہ تصور کر سکیں کہ آپ کی طاقت اتنی بڑھ گئی ہے کہ آپ کسی پتھر کو اتنی قوت سے پھینک سکتے ہیں کہ وہ پندرہ ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے روانہ ہو تو وہ بہت زیادہ فاصلہ طے کرے گا۔ اور قبل اس کے زمین کی کشش اسے کھینچ لے وہ بحر اوقیانوس کو عبور کر لے گا۔

سوال۔ پتھر کو کتنی تیزی سے پھینکا جائے کہ وہ زمین کے گرد گھومنے لگے؟

جواب۔ اگر کوئی پتھر اٹھارہ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پھینکا جائے تو وہ زمین کے گرد گھومنے لگے گا۔ وہ اتنا فاصلہ طے کرے گا کہ گویا زمین کی حدود سے نکل جائے گا اور پھر گرنا شروع ہوگا۔ چونکہ اس فرضی مثال میں فضا کی کوئی ایسی مزاحمت موجود نہیں ہے جو پتھر کی رفتار کو کم کر دے لہذا یہ اپنی ابتدائی رفتار یعنی اٹھارہ ہزار میل فی گھنٹہ کی شرح سے سفر کرتا رہیگا اور زمین کا ایک چکر لگائے گا۔ اگر ہم پتھر کے نقطہ نظر سے دیکھیں تو وہ برابر گر رہا ہے۔ البتہ اس کے گرنے کی جو نہایت کم منحنی قوس بن رہی ہے وہ زمین کی گولائی کے بالکل برابر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ زمین سے اس کا ایک ہی فاصلہ قائم ہے۔ یعنی وہ فضا میں گردش کر رہا ہے۔ سائنسی اصطلاح میں اسے ایک غیر معینہ مدت تک کے لئے مدار پر قائم رہنا کہا جاتا ہے۔

چونکہ زمین کی ایک فضا اور اس کی ایک مزاحمت ہے۔ لہذا نہ تو پتھر اور نہ مصنوعی سیارے معمولی بلندی بلندی مثلاً ایک درخت کی اونچائی کے فاصلے پر زمین کے گرد چکر لگا سکتے ہیں۔ مصنوعی سیاروں کو پہلے زمینی فضا کی مزاحمت سے بلند کرنا ہوگا اور وہ رفتار بہم پہنچانا ہوگی کہ یہ زمین کے گرد گھوم سکیں۔

سوال۔ کیا مدار پر گھومنے والے سیارے کے لئے وزن یا حجم کوئی اہمیت رکھتا ہے یا اس کا کوئی خاص اثر ہوتا ہے؟

جواب:۔ یہ بات عجیب سی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ کسی مصنوعی سیارے کے مدار سے وزن کا کوئی تعلق نہیں ہے، اگر دس ٹن وزنی کسی مصنوعی چاند سے ایک پر گرا دیا جائے تو وہ دونوں بیرونی فضا میں ساتھ ساتھ گردش کرتے رہیں گے۔ تاہم چونکہ فضا میں چند سو میل کی بلندی پر ہوا یا گیس کا ایک خفیف سا شائبہ ہوتا ہے۔ لہذا اس کی مزاحمت مصنوعی سیارے کی بہ نسبت پر کے زمین سے جلد تر قریب ہونے کا باعث ہوگی۔ یہ فضائی مزاحمت ہی ہے خواہ وہ کتنی خفیف ہی کیوں نہ ہو جس کی بنا پر تمام مصنوعی سیاروں کی زندگی کی ایک حد مقرر ہوتی ہے۔ چند سو میل کی بلندی کے بعد فضا کے رہے سہے اثرات اتنی تیزی سے ختم ہوتے ہیں کہ مستقبل کے مصنوعی سیارے شاید ہزاروں سال بلکہ غیر معینہ مدت کے لئے فضا میں قائم رہ سکیں گے

. . . . . . . .

مصنوعی سیارے جتنے زیادہ بلند ہوں گے انہیں مدار پر قائم رہنے کے لئے نسبتاً کم رفتار کی ضرورت ہوگی (چاند کی رفتار زمین کے گرد دو ہزار میل فی گھنٹہ سے کچھ ہی زیادہ ہے) لیکن مصنوعی سیارے کو زیادہ بلند مدار تک پہنچانے کے لئے زیادہ طاقت کی ضرورت ہوگی۔

سوال مصنوعی سیارے کو مدار پر پہنچانے کے لئے کتنی رفتار یا ہارس پاور کی ضرورت ہے

جواب:۔ راکٹوں کے انجینئر راکٹ کی طاقت کو ہارس پاور میں نہیں بلکہ دباؤ کی اصطلاح میں ظاہر کرتے ہیں یا دباؤ دھکیلنے کی قوت کا دوسرا نام ہے اور اس کا اظہار قوت کے پاؤنڈ میں کیا جاتا ہے۔ راکٹ کی قوت کا سبب وہ مادے یا گیسیں ہیں جو پیچھے کی طرف خارج ہوتی ہیں۔ دباؤ کی یہی قوت راکٹ کو زمین سے بلند کرتی ہے اور اس کی رفتار کو تدریجی طور پر تیز کرتی ہے یعنی اس میں اسراع پیدا کرتی ہے۔ بالفاظ دیگر راکٹ اس طرح تیز سے تیز تر ہوتا جاتا ہے۔

جیسا کہ ہر شخص جانتا ہے۔ بچوں کی گاڑی کی بہ نسبت ایک موٹر میں اسراع پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے۔ ہزار یا دو ہزار پونڈ وزنی راکٹوں کو مدار پر پہنچانے کے لئے ابتدائی مرحلے کے راکٹ یا انجنوں کی ضرورت ہوتی ہے جن کا دباؤ دو لاکھ سے چار لاکھ پاؤنڈ تک ہونا چاہیئے۔ پچھلے کچھ عرصے سے اتنا دباؤ پیدا کرنے والے راکٹ انجنوں کو ترقی دی جارہی ہے۔

سوال۔ مصنوعی سیارے چھوڑنے کے لئے راکٹ انجینئر اپنے راکٹوں کو دو تین یا زیادہ مرحلوں میں کس لئے تقسیم کرتے ہیں کہ یہ مختلف حصے یا انجن پرواز کے دوران یکے بعد دیگرے اپنی قوت صرف کر کے راکٹ کے آگے بڑھنے والے حصے سے فضا میں خود بخود علیحدہ ہو جاتے ہیں اس طرح وہ وزن کم ہو جاتا ہے جسے آخری مطلوبہ رفتار پر پہنچانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ دوسرے الفاظ میں یوں سمجھئے کہ جب ایندھن کی کوئی مطلوبہ مقدار مختلف چھوٹے حصوں میں تقسیم کی جاسکتی ہو تو اس کے مجموعی وزن کو فضا میں کسی مصنوعی سیارے کے مدار تک بلند کرنے کی کوشش بہت زیادہ توانائی کے ضیاع کا باعث ہوگی۔ کیونکہ ان مختلف حصوں کو اپنے اپنے علیحدہ انجنوں سے متحرک کیا جاسکتا ہے

بعض مصنوعی سیاروں کو چھوڑنے کے لئے ایسے راکٹوں کی ضرورت پیش آتی ہے جن کا مجموعی وزن سیارے سے ہزار گنا زیادہ ہوتا ہے۔ لیکن یہ ممکن ہے کہ اس وزن میں اتنی کمی کی جاسکے کہ سیارے کے وزن سے صرف پچاس یا سو گنا زیادہ رہ جائے۔ راکٹ کے مجموعی وزن اور مدار پر گردش کرنے والے سیارے کے وزن کے تناسب پر ایک حد اس نقطہ نظر سے عاید ہوتی ہے کہ کیمیاوی ایندھنوں سے راکٹ انجنوں سے خارج ہونے کی بھی ایک زیادہ سے زیادہ رفتار مقرر ہے جس میں اضافہ نہیں ہو سکتا (باقی)

## دعائے مغفرت

میرا بھتیجا عزیزم سلطان احمد ابن چوہدری شہاب الدین صاحب باجوہ مورخہ ۱۲ /۱۱ وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب کرام والدین اور لواحقین کے لئے صبر جمیل اور نعم البدل کی دعا فرمائیں۔ مکرم چوہدری شہاب الدین صاحب کچھ دن ربوہ میں ہی قیام فرمائیں گے۔

ناصر احمد باجوہ کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ

# اشاعت اسلام کیلئے مخلصین کا پرجوش لبیک

تحریک جدید سال رواں کے لئے ایک لاکھ تیس ہزار روپیہ سے زائد وعدے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش ہو چکے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انصار اللہ کے سالانہ اجتماع منعقدہ یکم نومبر ۱۹۵۸ء میں تحریک جدید کے سال ۲۵/۱۵ کا اعلان فرماتے ہوئے جماعت کو اشاعت اسلام کے لئے مالی قربانیاں پیش کرنے کی طرف خاص توجہ دلائی تھی۔ الحمد للہ کہ مخلصین جماعت نے حضور کے اس ارشاد کی اطلاع پاتے ہی پاکستان کے مختلف حصوں سے بذریعہ تار و ڈاک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں اپنے وعدوں کی اطلاع بھجوانی شروع کر دی ہے۔ ایک ہفتہ کے اندر اندر سال پچیس اور سال پندرہ یعنی دفتر اول و دوم کی وعدوں کی رقم کی مجموعی میزان ایک لاکھ چھبیس ہزار ایک سو نناوے روپے گیارہ آنے ہو گئی ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

لیکن جیسا کہ احباب جماعت کے علم میں ہے کہ تبلیغ اسلام۔ اشاعت قرآن اور تعمیر مساجد کا عظیم الشان کام جو اس وقت دنیا کے مختلف حصوں میں ہو رہا ہے اسے عمدگی سے جاری رکھنے اور اس میں مزید وسعت پیدا کرنے کے لئے ایک دو لاکھ روپیہ نہیں بلکہ لاکھوں اور کروڑوں کی ضرورت ہے۔ مخلصین کا سچا عزم اور پختہ ارادہ خدا کے فضل اور رحم سے اس مہم کو آسانی سے سر کر سکتا ہے۔

تمام جماعتیں اور ان کے ذمہ دار عہدہ داران اس بات کی طرف خاص توجہ رکھیں کہ جماعت کا کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ رہے۔ جو تحریک جدید کے اس مالی جہاد میں شریک نہ ہو۔ اور کوشش فرمائیں کہ جلد سے جلد وعدوں کی رقوم کی مکمل فہرستیں تیار ہو کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوا دی جائیں۔

خدا تعالیٰ کے دین کی مدد کرنے والے ہمیشہ خدا کی حفاظت میں رہتے ہیں اور بچائے جاتے ہیں۔ مبارک ہے وہ جو اس وقت دلیری سے آگے بڑھتا ہے اور اپنے مال سے خدا کی دنیا کی مدد کرتا ہے۔

(وکیل المال اول)

## سلائی کا سکول اور لجنات اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے جیسا کہ بہنوں کو علم ہے۔ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں ایک سلائی کا سکول کھلوایا ہے تاکہ بہنیں اور بچیاں اس سے فائدہ حاصل کرتے ہوئے سلائی سیکھیں۔ اور جن کو سلائی آتی ہے وہ آرڈر پر کام کر کے اپنی چھوٹی موٹی ضروریات کو پورا کر سکیں۔

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے کوشش کر کے اس سکول کو سرکاری طور پر منظور کروا دیا ہے اور اب بچیاں دو سال کا کورس کر کے امتحان دے کر سند بھی حاصل کر سکیں گی۔ ہماری بہنوں کی کس قدر خوش قسمتی ہے کہ ہمارا انڈسٹریل سکول سرکاری طور پر منظور ہو گیا ہے۔

اس سکول میں اس وقت تین استانیاں کام کر رہی ہیں۔ علاوہ سلائی کا کورس پورا کروانے کے قرآن کریم باترجمہ اور ابتدائی دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے ایک استانی کا انتظام ہے۔ جو باقاعدگی کے ساتھ پڑھائی کروا رہی ہیں۔ اس سکول کی فیس ڈیڑھ اور تین روپے ماہوار ہے۔ ہینڈ ایمبرائڈری سیکھنے والی بہنوں کی فیس دو روپے ماہوار ہے اور مشین ایمبرائڈری سیکھنے والی بہنوں کی فیس تین روپے ماہوار ہے۔ بہنوں سے گذارش ہے کہ وہ اس سکول سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرتے ہوئے خود بھی داخل ہوں۔ اور اپنی بچیوں کو بھی شامل کریں۔ تاکہ ضروریات زندگی میں سب سے زیادہ ضروری چیز جس کے بغیر چارہ نہیں۔ اور اگر یہ چیز نہ آتی ہو تو سلائی کے لئے درزیوں کو سینکڑوں روپیہ سلائی دے کر کپڑے سلوانے پڑتے ہیں اور پھر جو اپنے ہاتھ سے کام ہوتا ہے وہ اپنے ہاتھ کا ہوتا ہے۔

امید ہے کہ بہنیں اس طرف ضرور توجہ کریں گی۔ اور اس سکول سے فائدہ حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گی۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

# دار الرحمت شرقی ربوہ میں مسجد کی تعمیر

جملہ احباب کرام جن کے مکانات دار الرحمت شرقی ربوہ (سابقہ محلہ بلاک ۲۱ تا ۳۱) میں تعمیر ہو چکے ہیں۔ پانچ قطعات اراضی اس محلہ میں واقعہ ہیں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ نے اس محلہ کی ضرورت کے پیش نظر تعمیر مسجد کے لئے ایک قطعہ عطا فرمایا ہے۔ اور ہماری درخواست پر نظارت بیت المال صدر انجمن احمدیہ نے مسجد کی تعمیر کے لئے پانچ ہزار روپیہ تک احباب محلہ سے وصول کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

مجلس عاملہ دار الرحمت شرقی نے احباب محلہ کی سہولت کے لئے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہر ایک مالک مکان یا قطعہ کم از کم ایک روپیہ فی مرلہ کے حساب سے اور کرایہ دار احباب کم از کم ایک روپیہ فی کس کے حساب سے اس مسجد کی تعمیر کے لئے چندہ دیں تا اس کام کو جلد از جلد شروع کر کے پایہ تکمیل تک پہنچا دیا جائے۔ اور اس محلہ میں بھی دیگر محلہ جات ربوہ کی طرح پختہ مسجد تیار ہو جائے۔

لہذا اس اعلان کے ذریعہ اپنے جملہ احباب ساکنان دار الرحمت شرقی و مالکان قطعات محلہ ہذا سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے محلہ کی مسجد کی تعمیر کے لئے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لیں۔ اور خدا تعالیٰ سے اس نیک کام کا اجر اور ثواب پائیں۔

انما یعمر مساجد اللہ من آمن باللہ والیوم الآخر (مسجدیں وہی تعمیر کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان لاتے ہیں)

خاکسار محمد صدیق صدر دار الرحمت شرقی ربوہ

## قائدین و زعماء مجالس خدام الاحمدیہ سے گذارش

"تحریک جدید کی بنیاد درحقیقت انہی اصولوں پر ہے۔ جن پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ اسلام کی بنیاد بھی اس بات پر رکھی گئی ہے کہ خدا تعالیٰ کے کلام کی تشہیر و ترویج کی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو پیغام دیا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس پیغام کو ساری دنیا تک پہنچائیں"۔

(خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ فرمودہ ۲۸ نومبر ۵۳ء)

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان ہو چکا ہے۔ قائدین و زعماء مجالس سے قوی امید ہے کہ اکناف عالم میں اسلام کے پیغام کی تشہیر اور ترویج کے سلسلہ میں اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوتے ہوئے اپنی اپنی مجالس کے جملہ افراد کے وعدے اپنے آقا کے حضور پیش کرنے کے لئے مکرم وکیل المال صاحب تحریک جدید کو پہنچا دیں اور اس سلسلہ میں اپنی مساعی سے شعبہ ہذا کو بھی مطلع رکھیں۔

(مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

## وقت ہے نزدیک تر منزل ہے بہت دور ابھی

کیا آپ وقف جدید کا وعدہ ادا کر چکے ہیں؟ چندہ وقف جدید کا پہلا سال دسمبر ۱۹۵۸ء میں ختم ہو رہا ہے اگر آپ نے ابھی تک اپنا وعدہ ادا نہیں کیا تو جلدی کیجئے اور ہر لین فرصت میں اس فرض سے سبکدوش ہو جائیے۔

(انچارج دفتر وقف جدید ربوہ)

## درخواست ہائے دعا

میری اہلیہ کا اپریشن ہونے والا ہے۔ کمزور بہت ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

سردار علی سیکرٹری مال چک ۱۴۳ کھوڑ بابوالہ ضلع لائلپور

(۲) محترم محمد شفیع صاحب جو کہ پرانے صحابہ میں سے ہیں۔ وجہ پیرانہ سالی اور ریاحی طرح فالج کا اثر ہونے کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور ہو چکے ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔

چوہدری عبد المجید معرفت نور محمد خان محلہ چنی خاص بھلوک ضلع میانوالی

# مغربی پاکستان میں گندم آٹے اور چاول کے نرخ

## مرکزی حکومت نے تھوک اور پرچون دونوں کا اعلان کر دیا

کراچی ۱۷ نومبر۔ مارشل لاء کے قاعدہ نمبر ۲۲ کے تحت مرکزی حکومت نے تمام مغربی پاکستان میں غذائی اجناس کے زیادہ سے زیادہ تھوک اور پرچون نرخ مقرر کر دئے ہیں۔ یہ نرخ عمدہ اوسط کوالٹی کی اجناس کے لئے ہیں اور تا اطلاع ثانی نافذ رہیں گے۔

اس سلسلہ میں تمام تفاصیل غیر معمولی گزٹ میں شائع کی جا رہی ہیں۔ ان پر فوراً عملدرآمد شروع ہو جائے گا۔

### گندم

مغربی پاکستان (زون بی) کے لئے گندم اور گندم سے بنی ہوئی اشیاء کے مندرجہ ذیل نرخ مقرر کئے گئے ہیں۔

(الف) ملتان، منٹگمری، جھنگ، لائل پور سرگودھا، بہاولپور، بہاول نگر، رحیم یار خاں مظفر گڑھ، میانوالی، حیدر آباد، سانگھڑ میرپور خاص (ریگستانی علاقہ کے سوا) دادو نواب شاہ اور خیرپور کے اضلاع میں گندم کے تھوک نرخ ساڑھے بارہ روپے من اور پرچون تیرہ روپے من مقرر ہوئے ہیں۔ آٹے کے نرخ تھوک تیرہ روپے چار آنے فی من اور پرچون تیرہ روپے بارہ آنے من مقرر ہوئے ہیں۔

(ب) اضلاع گوجرانوالہ، شیخوپورہ، لاہور سیالکوٹ، گجرات، جہلم، راولپنڈی، ہزارہ، پشاور، مردان، کوہاٹ، بنوں، ڈیرہ اسمٰعیل خاں، کیمبل پور ٹھٹھہ۔ لاڑکانہ۔ سکھر۔ جیکب آباد۔ کوئٹہ پشین، سبی۔ ژہوب۔ لورالائی۔ قلات۔ بیلہ مکران۔ خاران۔ چاغی اور میرپور خاص کے ریگستانی علاقوں کے لئے گندم کے نرخ تھوک تیرہ روپے من اور پرچون ساڑھے تیرہ روپے من ہوں گے۔ آٹے کا نرخ تھوک تیرہ روپے بارہ آنے من۔ اور پرچون چودہ روپے چار آنے مقرر کیا گیا ہے۔

### چاول

اضلاع گوجرانوالہ۔ گجرات۔ شیخوپورہ سیالکوٹ اور ضلع لائل پور کی تحصیل جڑانوالہ میں

باسمتی:۔ تھوک پچیس روپے چار آنہ من پرچون چھبیس روپیہ چار آنے من

پرمل ہنسراج۔ مشکن:۔ تھوک: بیس روپے چار آنے من۔ پرچون اکیس روپے چار آنے من

بیگمی اور سون:۔ تھوک:۔ سترہ روپے چار آنے من۔ پرچون اٹھارہ روپے من۔

(ب) اضلاع لاہور۔ منٹگمری۔ جھنگ۔ سرگودھا، جہلم، راولپنڈی اور لائل پور

باسمتی:۔ تھوک۔ ستائیس روپے من۔ پرچون اٹھائیس روپے من

پرمل۔ ہنسراج۔ مشکن:۔ تھوک بائیس روپے من۔ پرچون تیئس روپے من

بیگمی اور سون:۔ تھوک اٹھارہ روپے دس آنے من پرچون انیس روپے چھ آنہ من

(ج) اضلاع ہزارہ۔ مردان۔ پشاور کوہاٹ بنوں۔ ملتان۔ کیمبل پور۔ میانوالی۔ مظفر گڑھ بہاولپور۔ بہاول نگر اور رحیم یار خاں۔

باسمتی۔ تھوک۔ ستائیس روپے چار آنے من پرچون اٹھائیس روپے چار آنے من۔

پرمل۔ ہنسراج۔ مشکن:۔ تھوک۔ بائیس روپے چار آنے من۔ پرچون تیئس روپے چار آنہ من۔

بیگمی اور سون:۔ تھوک۔ اٹھارہ روپے چودہ آنے من۔ پرچون۔ انیس روپے دس آنے من۔

(د) اضلاع حیدر آباد۔ سانگھڑ۔ میرپور خاص۔ دادو۔ نواب شاہ۔ خیرپور۔ ٹھٹھہ سکھر۔ جیکب آباد۔ سبی اور کوئٹہ۔

باسمتی: تھوک۔ ستائیس روپے آٹھ آنے من۔ پرچون اٹھائیس روپے آٹھ آنے من

بیگمی اور سون:۔ تھوک۔ انیس روپے دو آنے من۔ پرچون انیس روپے چودہ آنے من

(ہ) اضلاع ڈیرہ اسماعیل خاں۔ ڈیرہ غازی خاں۔ ژہوب اور لورالائی

باسمتی:۔ تھوک۔ ستائیس روپے چودہ آنے من

پرچون اٹھائیس روپے چودہ آنے من۔

پرمل ہنس راج۔ مشکن:۔ تھوک۔ بائیس روپے چودہ آنے من پرچون تیئس روپے چودہ آنے من۔

بیگمی اور سون:۔ تھوک۔ انیس روپے آٹھ آنے من۔

پرچون بیس روپے چار آنے من۔

(و) اضلاع سکھر، لاڑکانہ۔ دادو جیکب آباد اور ٹھٹھہ۔

سکھداسی:۔ تھوک۔ تیئس روپے من

پرچون۔ چوبیس روپے من

کنگنی:۔ تھوک۔ سولہ روپے من

پرچون سولہ بارہ آنے من۔

جوشی:۔ تھوک: پندرہ روپے آٹھ آنے من۔ پرچون سولہ روپے چار آنے من

(ز) اضلاع حیدر آباد۔ سانگھڑ۔ میرپور خاص۔ نواب شاہ اور خیرپور

سکھداسی:۔ تھوک تیئس روپے آٹھ آنے من

پرچون۔ چوبیس روپے آٹھ آنے من۔ ۴

۴ کنگنی:۔ تھوک۔ سولہ روپے آٹھ آنے من

پرچون سترہ روپے چار آنے من۔

جوشی: تھوک۔ سولہ روپے من

پرچون سولہ روپے بارہ آنے من

### چینی

اشیائے خوردنی کو محفوظ کرنے والی صنعتوں کے لئے تھوک مع بوری اکسٹھ روپے چھ آنے من۔

پرچون بغیر بوری کے ایک روپیہ ۶ / سیر

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

---

# پاکستان کا ہر مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ بلجیم کے سابق وزیر اعظم کا اعلان

## اقتصادی اور مالی امور کے متعلق انہوں نے اپنی ابتدائی رپورٹ پیش کر دی

کراچی ۱۷ نومبر۔ بلجیم کے سابق وزیر اعظم اور ممتاز اقتصادی ماہر مسٹر پال وان زیلینڈ نے پاکستان کے متعدد اقتصادی اور مالی معاملات کے متعلق اپنی سفارشوں پر مشتمل ابتدائی رپورٹ صدر جنرل محمد ایوب خاں کو پیش کر دی ہے۔ مسٹر زیلینڈ پاکستان میں مہینہ بھر ٹھہر کر اپنا فریضہ مکمل کر کے بلجیم واپس روانہ ہو گئے۔

مسٹر پال وان زیلینڈ کو حکومت پاکستان کی درخواست پر اقوام متحدہ نے اس غرض سے بھیجا تھا کہ وہ متعدد اقتصادی اور مالی مسائل پر حکومت پاکستان کو ضروری مشورے دیں۔ آپ نے ان مسائل پر جو رپورٹ پیش کی ہے۔ اگر حکومت پاکستان نے انہیں قبول کر کے ان کے نفاذ کا فیصلہ کیا۔ تو پھر وہ غالباً دوبارہ پاکستان آئیں گے۔

ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق مسٹر زیلینڈ نے کل کراچی سے روانگی سے قبل صدر جنرل محمد ایوب خاں اور ان کی کابینہ کے دوسرے وزراء سے اہم بات چیت کی جس میں انہوں نے پاکستان کی مالی اور اقتصادی ترقیات کے امکان کا سیر حاصل جائزہ لیا

کل کراچی کے ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں کو بیان دیتے ہوئے مسٹر زیلینڈ نے کہا کہ پاکستان میں کوئی بھی مسئلہ ایسا نہیں جسے حل نہ کیا جا سکتا ہو۔ انہوں نے کہا پاکستان اس لحاظ سے بہت خوش نصیب ہے کہ اس کے پاس مادی وسائل کی فراوانی ہے۔

آپ نے کہا میں نے حکومت پاکستان کو اپنی سفارشات پر مشتمل جو ابتدائی رپورٹ پیش کی ہے وہ ملک کی آئندہ ترقیات کے لئے کام جاری رکھنے کی خاطر ایک مؤثر اور ٹھوس بنیاد ثابت ہوگی۔

ہوائی اڈے پر متعدد سرکاری عہدے دار اور بلجئین سفارت خانہ کے حکام مسٹر زیلینڈ کو وداع کرنے کے لئے موجود تھے

---

# ٹیکسٹائل کمشنر نے اونی دھاگے کے نرخ مقرر کر دئیے

کراچی ۱۷ نومبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا کہ ٹیکسٹائل کمشنر نے ہاتھ سے بننے والی اون کے اس دھاگے کے زیادہ سے زیادہ پرچون نرخ مقرر کر دئیے ہیں جو ملک کے اندر تیار کیا جاتا ہے۔ ان مقرر کردہ انتہائی خوردہ قیمتوں کا اطلاق دیسی اون پر بہرحال ہوگا خواہ اس پر زیادہ سے زیادہ پرچون قیمتوں کی چھاپ لگی ہو یا نہ ہو اور خواہ اس پر کوئی قیمت درج ہو

زیادہ سے زیادہ پرچون قیمت سے مراد وہ قیمت ہے جس میں حمل و نقل۔ جیسے مقامی ٹیکسوں۔ چنگی محصول وغیرہ کے سارے مصارف شامل ہوں۔ البتہ اگر ملک کے ایک حصے میں تیار شدہ بنائی کی اون دوسرے حصے میں پہنچ کر فروخت ہو تو فی پونڈ چار آنے مزید لاگت آئے گی۔ مال تیار کرنے والا یا تھوک تاجر کسی خوردہ فروش سے جو قیمت وصول کرے گا اس میں خوردہ فروش کے لئے دس فیصد منافع کی گنجائش ضرور چھوڑے گا۔ البتہ جو اون دوسرے ممالک کے لئے خریدی گئی ہو یا بر آمد کی گئی ہو یا جسے مرکزی حکومت یا کسی صوبائی حکومت نے براہ راست سودے کے ذریعے خریدا ہو۔ اس پر اس اعلان کے مندرجات کا کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

شیڈول میں جو قیمتیں درج ہیں ان میں جس قسم کی اون کی قیمتیں درج نہیں وہ بعد میں شامل کر دی جائیں گی۔ اس وقت تک ایسی اون کی ساری قسم کی قیمتوں پر نظرثانی کر کے قیمتیں لگائی گئی ہیں

ریڈیو پاکستان کے اعلان کے مطابق بنائی کا جو اونی دھاگا کراچی کے بہت سے کارخانوں میں تیار ہوتا ہے۔ اس کی قیمتیں گیارہ روپے سے ۲۷ روپے پونڈ تک مقرر کی گئی ہیں۔ کراچی کے ایک کارخانہ میں تیار شدہ ورسٹڈ اونی دھاگے کے نرخ آٹھ سے ساڑھے اٹھارہ روپے فی پونڈ تک اور اونی دھاگے کے نرخ تین روپے چار آنے فی پونڈ مقرر ہوئے ہیں دوسرے کارخانوں کے تیار شدہ ورسٹڈ اونی دھاگے کے نرخ انہی قیمتوں کے مطابق ہوں گے

# پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے وزیر اعظم کینیڈا کیلئے اعزازی ڈگری

## پاکستانی عوام اور رہنماؤں کو مسٹر ڈیفن بیکر کا خراج عقیدت

لاہور ۱۸ نومبر۔ کینیڈا کے وزیر اعظم مسٹر جان جارج ڈیفن بیکر نے صبح اعلان کیا کہ کینیڈا کولمبو پلان کے تحت پاکستان اور دوست مشترکہ کے رکن دوسرے ایشیائی ممالک کی ہر شعبہ زندگی میں امداد کرتا رہے گا۔ کیونکہ ہم اس طرح نوع انسانیت کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کا عزم کئے ہوئے ہیں۔

مسٹر ڈیفن بیکر نے کہا کہ کینیڈا اور دوسرے ترقی یافتہ ممالک کے لوگ ماضی میں اسلام سے تعلق رکھنے والے علماء کی ریاضی کے باعث ریاضی۔ نجوم۔ طب اور بعض دوسرے علوم سے مستفیض ہوتے تھے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ایشیائی سکالروں کے اس احسان عظیم کے اعتراف کے طور پر پاکستان اور دوسرے ایشیائی ممالک کی خدمت کی جائے۔ اس لئے کولمبو پلان کی بنا پر ہمیں جو موقعہ مہیا ہوا ہے اسے ہم غنیمت سمجھتے ہیں۔ ہم نے تہیہ کر رکھا ہے کہ ہم وارسک ڈیم جیسے منصوبوں کو جاری رکھیں گے۔

مسٹر ڈیفن بیکر نے یہ اعلان پنجاب یونیورسٹی کے ایک جلسہ تقسیم اسناد کو خطاب کرتے ہوئے کیا۔ یونیورسٹی ہال میں منعقدہ اس نہایت پر وقار اجتماع میں معزز مہمان کو ڈاکٹر آف لاز کی اعزازی ڈگری پیش کی گئی۔ یونیورسٹی کے چانسلر مسٹر اختر حسین کی زیر صدارت اس تقریب میں معزز پاکستان کے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر لیفٹیننٹ جنرل بختیار رانا کینیڈا کے ہائی کمشنر چیف سیکرٹری سید فدا حسن میجر جنرل سید شواہد اور یونیورسٹی کے سابق چانسلر میاں مشتاق احمد گورمانی کے علاوہ علم و دانش سے دلچسپی رکھنے والے بہت سے اصحاب، طلباء و طالبات نے شرکت کی۔

مسٹر ڈیفن بیکر نے اعزازی ڈاکٹری ڈگری وصول کرنے کے بعد پاکستان کے رہنما، عوام کے خلوص اور جذبۂ مہمان نوازی کی بہت تعریف کی اور بار بار دعا کی کہ بے شمار صلاحیتوں کے مالک پاکستانی عوام بالخصوص نوجوان طلباء و طالبات دن دونی رات چوگنی ترقی کریں۔ اور اس طرح ساری دنیا میں اپنے ملک کا نام روشن کریں۔ آپ نے کہا کہ میں نے اس نوزائیدہ ملک سے بہت سی توقعات وابستہ کی ہیں مجھے یقین ہے کہ یہ ملک اپنی شاندار روایات کی بنا پر نوع انسانیت کی بے پناہ خدمت کریگا۔

وزیر اعظم ڈیفن بیکر نے جو وزارت عظمیٰ کی ذمہ داری سنبھالنے سے پہلے ایک نامور وکیل تھے۔ اس تقریب کے لئے تقریر لکھی ہوئی تھی۔ لیکن آپ نے (۴)

بر فی البدیہہ بھی بہت سی باتیں کہیں۔ آپ نے ایک موقعہ پر پاکستان کے موجودہ لیڈروں کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ میں آپ کے لیڈروں سے بات چیت کرنے اور عام لوگوں کا مشاہدہ کرنے کے بعد یہ تاثر لیکر جاؤں گا کہ نہ صرف ہم سب اشتراکیوں کے آہنی پردہ سے باہر ہیں۔ بلکہ ہم آہنی پردہ سے باہر رہنے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں۔ اور اسی طرح ہم آزاد دنیا میں متحدہ طور پر ترقی کی راہ پر گامزن رہیں گے۔

## سوڈان میں فوج نے حکومت کا تختہ الٹ دیا

(بقیہ صفحہ اوّل)

سوڈان ریڈیو نے اپنی اطلاعات میں بتایا کہ سوڈان کے عوام نے انقلاب حکومت کا خیر مقدم کیا ہے اور یہ سوڈان کے سارے شہروں میں روزمرہ کے حالات بالکل معمول کے مطابق ہیں اور ہر کہیں متعین فوجی یونٹوں اور سیاسی تنظیموں کی طرف سے جنرل عبود کو اختیار حکومت سنبھالنے پر مبارکباد دی جا رہی ہے۔

جنرل عبود نے صبح سویرے خرطوم میں متعین عرب اور دوسرے ممالک کے ۲۲ سفیروں کو بلوا کر انہیں انقلابی حکومت کی باضابطہ اطلاع دی اور درخواست کی کہ ان کی نئی حکومت کو تسلیم کیا جائے۔ تھوڑی دیر بعد برطانوی سفارت خانے نے لنڈن میں دفتر خارجہ کو یہ رپورٹ ارسال کی کہ انقلاب کے بعد سوڈان کے دارالحکومت میں بالکل امن و سکون ہے اور حالات معمول کے مطابق ہیں۔

سوڈان پر کوئی نصف صدی تک برطانیہ اور مصر کی مشترک حکومت رہی ہے۔ اس ملک کو چند سال قبل آزادی ملی تھی۔ پچھلے دنوں یہاں کابینہ کو شدید بحران درپیش تھا۔ انقلاب سے قبل یہاں عبداللہ خلیل کی قیادت میں مخلوط وزارت قائم تھی جس میں دو سیاسی پارٹیوں کے نمائندے شامل تھے۔ یہ حکومت دریائے نیل (جو سوڈان میں ہو کر آتا ہے) کے پانی کے استعمال اور دوسرے متنازعہ امور کے تصفیہ کے لئے متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر کرنل ناصر سے بات چیت کر رہی تھی۔ قاہرہ کے بعض حلقوں نے یہ امکان ظاہر کیا ہے کہ جنرل عبود کو اس انقلابی حکومت میں اسی طرح آگے لایا گیا ہے، جس طرح مصر کے انقلاب کے اولین دور میں جنرل نجیب کو سربراہ بنایا گیا تھا۔

# علامہ مشرقی بری کر دیئے گئے۔ عطا محمد کو سزائے موت

## ڈاکٹر خان صاحب کے مقدمۂ قتل میں سیشن کورٹ کا فیصلہ

لاہور ۱۸ نومبر۔ ڈسٹرکٹ و سیشن جج لاہور شیخ انوار الحق نے کل سابق ری پبلکن پارٹی کے قائد ڈاکٹر خان صاحب کے مقدمہ قتل کا فیصلہ سناتے ہوئے ملزم عطاء محمد کو پھانسی کی سزا کا حکم دیا۔ اور اس مقدمہ کے دوسرے ملزم علامہ عنایت اللہ خان مشرقی کو بری کر دیا ہے۔ فاضل جج کے فیصلہ کے مطابق وعدہ معاف گواہ خورشید خالد کے خلاف اپنے سابقہ بیان سے انحراف کے الزام میں ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۳۳۹ کے تحت علیحدہ مقدمہ چلایا جائے گا۔ اور اس کے فیصلہ تک وہ جیل ہی میں رہے گا۔

فاضل سیشن جج نے اپنے ۱۲۹ صفحات پر مشتمل طویل فیصلہ میں لکھا ہے کہ استغاثہ علامہ مشرقی کے خلاف سازش اور اعانت قتل کا الزام ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے۔ اسکے علاوہ قتل کے محرک کے طور پر ۳۹ء کے جو واقعات پیش کئے گئے ہیں وہ بہت دیر کی باتیں ہیں۔ اور وہ اٹھارہ انیس سال کے بعد اثر انداز نہیں ہو سکتے۔ میں دفعہ ۱۲۰ الف اور ۳۰۲/۱۰۹ تعزیرات پاکستان کے تحت علامہ مشرقی کے خلاف کوئی ثبوت نہیں پاتا اس لئے انہیں بری کرتا ہوں۔

"اسی طرح عطا محمد کے خلاف یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اس نے خورشید خالد اور علامہ مشرقی کے ساتھ مل کر سازش کی تھی۔ تاہم واقعاتی شہادتوں اور عطاء محمد کے اقبالی بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ اس نے ڈاکٹر خان صاحب کے قتل کا ارتکاب کیا۔ اس لئے اس جرم کے تحت اسے پھانسی کی سزا دی جاتی ہے۔"

فیصلہ میں مزید کہا گیا ہے کہ خورشید خالد نے اس مقدمہ کی سماعت کے دوران حلف اٹھانے کے باوجود متضاد بیانی کی ہے اس لئے حکومت کو اس کے خلاف زیر دفعہ ۳۳۹ ضابطہ فوجداری کارروائی کرنے کی اجازت دی جاتی ہے اور اس دوران میں خورشید خالد جیل میں ہی رہے گا۔"

فاضل سیشن جج کے فیصلہ کے اعلان کے بعد علامہ مشرقی کو رہا کر دیا گیا اور وہ اپنے دوسرے ساتھیوں کے ہمراہ اپنے گھر روانہ ہو گئے۔ تاہم عطاء محمد اور خورشید خالد کو واپس جیل بھیج دیا گیا۔

سیشن عدالت میں سابق ری پبلکن پارٹی کے قائد ڈاکٹر خان صاحب کے مقدمہ قتل کی سماعت ۲۲ ستمبر سے شروع ہو کر ۲۸ اکتوبر کو ختم ہوئی تھی۔ مقدمہ کی سماعت کے دوران استغاثہ کی طرف سے ایک سو چودہ گواہ پیش ہوئے۔ اس کے علاوہ ستر گواہوں کو غیر ضروری سمجھ کر ترک کر دیا گیا تھا۔